مثبت سوچ

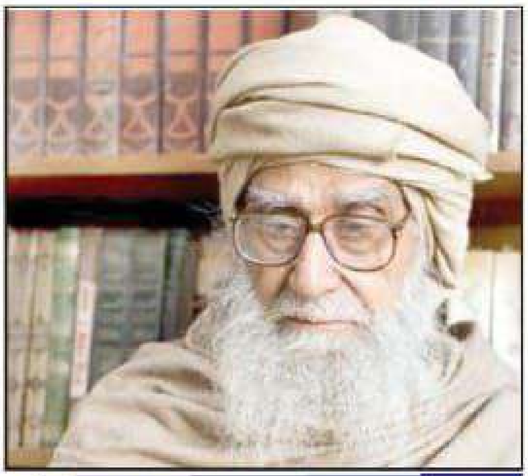

مولانا وحید الدین خاں کے قلم سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت سے لوگ اسلام کے مخالف ہوگئے، اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے لگے۔ قرآن میں اس کے مقابلہ میں جو تدبیر بتائی گئی ہے، وہ یہ نہیں تھی کہ تم ان کی سازشوں کو بے نقاب کرو، اور ان کے خلاف جوابی تحریک چلاؤ، ان کی سازش اور عداوت کو ختم کرنے کے لیے ان سے لڑائی کرو۔ اس کے برعکس، قرآن میں رسول اور اصحاب رسول کو صرف ایک ہدایت دی گئی، اور وہ تھی فریق مخالف کی سازشوں اور دشمنیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف اللہ پر بھروسہ کرو، اور دوسروں کی منفی باتوں سے بے نیاز ہوکر اپنی مثبت سرگرمیوں کو جاری رکھو۔

یہ ایک بے حد اہم ہدایت تھی۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ذہن کو منفی سوچ سے ہٹا کر مثبت سوچ کی طرف ڈال دیا۔ ایک لفظ میں اس قرآنی تعلیم کا مطلب یہ تھا — دوسروں میں جینے کے بجائے اپنے آپ میں جیو۔

اگر آپ کے ذہن میں یہ بات بھر جائے کہ دوسرے لوگ آپ کے خلاف سازش کر رہے ہیں، تمام لوگ آپ کے دشمن ہوگئے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ ہر ایک پر شبہ کرنے لگیں گے۔ حتیٰ کہ خود اپنے فرقہ کا کوئی فرد اگر رواداری کی بات کرے گا تو آپ اس کو الٹے مفہوم میں لے کر یہ سمجھیں گے کہ یہ دشمنوں کا ایجنٹ ہے۔ اس طرح آپ خود اپنے لوگوں کو اپنے سے دور کرکے اپنے آپ کو کمزور کرلیں گے۔

سازش یا عداوتی ذہن کا ایک نقصان یہ ہے کہ ایسے لوگ موضوعی طرز فکر (objective thinking) کو کھو دیتے ہیں۔ ان کی ساری سوچ جانبدارانہ اور متعصبانہ بن جاتی ہے۔ وہ حقیقتوں کو ویسا ہی دیکھ نہیں پاتے جیسا کہ وہ ہیں۔ ان کی مثال اس انسان کی ہوجاتی ہے جو اپنی آنکھ میں کسی خرابی کی بنا پر باغ کے صرف کانٹوں کو دیکھ سکے۔ ایسا انسان گویا ایک پھول بلائنڈ انسان ہے۔ اس کو سارا باغ صرف کانٹوں سے بھرا ہوا دکھائی دے گا۔ عین اسی وقت باغ میں ہزاروں خوب صورت پھول کھلے ہوئے موجود ہوں گے مگر وہ ان کو دیکھنے سے محروم رہے گا۔

اختلاف کے وقت:

اختلاف زندگی کا ایک حصہ ہے۔ مختلف اسباب سے لوگوں کے درمیان اختلاف ہوتا رہتا ہے۔ جس طرح عام لوگوں کے درمیان اختلاف ہوتا ہے، اسی طرح مخلص اور مومن کے درمیان بھی اختلاف پیش آتا ہے۔ اختلاف کے ہونے کو روکا نہیں جاسکتا۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ اختلاف کے باوجود آدمی اپنے آپ کو صحیح رویہ پر قائم رکھے۔ اختلاف پیش آنا برا نہیں، برا یہ ہے کہ اختلاف پیش آنے کے بعد آدمی دشمنی اور انتقام میں مبتلا ہوجائے۔

سچا انسان وہ ہے، جو اختلاف کو دشمنی کا مسئلہ نہ بنائے۔ اختلاف کو اسی دائرہ تک محدود رکھے جہاں اختلاف پیدا ہوا ہے۔ ایک معاملہ میں اختلاف کی وجہ سے کسی کو ہر معاملہ میں غلط سمجھ لینا، ایک معاملہ میں اختلاف پیش آنے کے بعد اس کو منافق، بدنیت اور غیر مخلص کہنے لگنا، یہ سراسر غیر خدائی طریقہ ہے۔

اختلاف پیش آنے کے وقت تعلقات ختم کرنا صحیح نہیں۔ اختلافی مسئلہ پر سنجیدہ بحث جاری رکھتے ہوئے باہمی تعلقات کو بدستور قائم رکھنا چاہیے۔ اختلاف والے شخص سے سلام وکلام بند کرنا یا اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چھوڑ دینا کسی بھی حال میں درست نہیں۔

موجودہ دنیا میں ہر چیز لرننگ کے لیے ہے۔ اسی طرح اختلاف بھی لرننگ کے لیے ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ اختلاف سے کوئی نئی لرننگ حاصل کرے، نہ کہ کوئی ایسا غلط اقدام کرے، جو لرننگ کے خلاف ہو۔

اختلاف کے وقت انصاف پر قائم رہنا بلاشبہ ایک مشکل کام ہے۔ مگر وہ انسان ایک اعلیٰ انسان ہے، جو اختلاف اور نزاع کی صورت پیش آنے کے باوجود اپنے دل کو دشمنی اور انتقام کی نفسیات سے بچائے، اختلاف کے باوجود وہ انصاف کی روش پر قائم رہے۔

مولانا وحید الدین خاں
— معروف مفکر، اسلامک اسکالر
چیئرمین اسلامی مرکز، مدیر ماہنامہ الرسالہ، نظام الدین نئی دہلی